V0039

الحجاب في القرآن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تمہید

مسلمانوں میں بعض ایسے مسائل موضوع بحث بنے ہوئے ہیں جن کا قرآن نے نفیاً یا اثباتاً کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے لیکن غلطی سے وہ مسائل قرآن کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں - اور ان میں دو فریق ہو گئے ہیں؛ ایک اثبات کا مدعی ہے ایک نفی کا - مثلاً نظام حکومت کے مسئلہ میں دو فریق باہم معرکہ آرا ہیں؛ ایک کا دعویٰ ہے کہ اسلام نے جمہوری نظام حکومت کا حکم دیا ہے دوسرے کا دعویٰ ہے کہ شخصی نظام کی تلقین کرتا ہے - دونوں فریق اپنی اپنی تائید میں بعض آیات قرآنی پیش کرتے ہیں حالانکہ نہ تو قرآن جمہوری نظام کا حکم دیتا ہے نہ شخصی نظام کا بلکہ اس نے مسلمانوں کو اس معاملہ میں مختار کردیا ہے کہ وقت و موقع کے لحاظ سے جو نظام حکومت مناسب سمجھیں وہ قائم کر لیں خواہ وہ جمہوری ہو یا شخصی؛ آئینی ہو یا دستوری - بعینہ یہی صورت مسئلہ حجاب کی ہے - اس میں بھی دو فریق باہم دست و گریباں ہیں اور ہر دو فریق

کي کوشش هے که قرآن مجيد سے اپني تائيد حاصل کي جائے حالانکه جو آيتيں دونوں فريق اپنے اپنے دعوے کے ثبوت ميں پيش کرتے هيں وه کسي خيال پر دلالت نهيں کرتيں - هر دو فريق کي طرف سے اپني اپني تائيد ميں جس بنا پر آيات قرآني پيش کي جاتي هيں وه يهه هے که مفسرين کے خيالات اور آراء ذهن ميں راسخ هو گئے هيں؟ انهيں کي روشني ميں وه آيتيں ديکهي جاتي هيں- اگر مفسرين کے خيالات اور رائيں خواه وه کوئي هوں ذهن سے خارج کرکے مجرد الفاظ قرآني پر غور کيا جائے تو آساني سے فيصله هو سکتا هے - چنانچه سطور ذيل ميں صرف الفاظ قرآني سے يهه دکهلايا گيا هے که جو آيتيں پرده کي تائيد يا ترديد ميں پيش کي جاتي هيں ان کا اس مسئله سے کهاں تک تعلق هے -

غورطلب سوال

اِس بحث ميں دو باتيں غورطلب هيں:—

(ا) هندوستان ميں جو پرده رائج هے که عورتيں گهر کي چارديواري ميں بند رهتي هيں اور کهيں جاتي آتي هيں تو ڈولي وغيره ميں بند هوکر؟ کيا يهي شرعي پرده هے اور بغير ڈولي يا اور کسي پردےدار سواري کے عورتيں ضرورتاً باهر نهيں جا سکتيں؟

(۲) اگر ضرورتاً بغیر ڈولی وغیرہ کے باہر جا سکتی ہیں تو کس طرح؟ یعنی چہرہ چھپاکر یا چہرہ کھول کر؟

قرار فی البیوت

ہندوستان میں ایک گروہ ہے جس کا اصرار ہے کہ اس وقت یہاں جو پردہ رائج ہے وہی شرعی پردہ ہے اور وہ اپنی تائید میں آیات ذیل سے استدلال کرتا ہے:

و قرن فی بیوتکن

اور اپنے گھروں میں قرار پکڑو

[س ۳۳ : ۳۳

لیکن لطف یہہ ہے کہ ضرورتاً عورتوں کے گھر سے نکلنے کو وہ بھی ناجائز نہیں سمجھتا گو وہ ڈولی میں ہو یا اور کسی پردےدار سواری میں؟ چنانچہ بڑے بڑے متشرع اصحاب کی عورتیں دوسروں کے یہاں شادی بیاہ میں شریک ہوتی ہیں اور اپنے اعزا اور اقربا کے یہاں جاتی ہیں ریل میں سفر کرتی ہیں جہاز میں بیٹھہ کر حج کو جاتی ہیں - پس "قرار فی بیوتہا" نہیں رہتا - رہ گئی ڈولی وغیرہ - یہہ ہندوستان کے سوا کسی ملک میں نہیں ہے نہ کسی زمانہ میں رواج ہوا بلکہ عورتیں باستثناء سفر بلا کسی سواری کے چادر یا

برقعہ اوڑھ کر ضروریات کے لئے گھر سے باہر جاتی آتی رهیں - اور اب تک یهي طریقه چلا آ رها هے -

جو لوگ اس آیت سے یهه ثابت کرنا چاهتے هیں که عورتوں کو گھروں میں تھہرے رهنے کا حکم نہیں هے وه ایک اختلاف قرأت سے فائده اتھاتے هیں جو تفاسیر میں منقول هے که یهه لفظ وقار سے قرن بالکسر قاف هے اور آیت کا ترجمه یهه کیا جاتا هے که گھروں میں وقار و سکون سے رهو - اس میں شک نہیں که گھروں میں بھي وقار و سکون کے ساتھه رهنے کي ضرورت هے لیکن اگر یهه کہا جاتا که گھروں سے باهر وقار و سکون سے نکلو تو زیاده معقول اور زیاده ضروري تھا - لیکن یهه بحث هي فضول هے اختلاف قرأت پر اصرار کرنا قرآن میں تحریف ثابت کرنا هے خصوصاً ایسا اختلاف قرأت جس سے معني بدل جاتے هوں - رسول خدا صلي الله علیه و سلم سے ایک لفظ کا بھي اختلاف قرأت منقول نہیں هے - اس لئے مشہور اور عام قرأت هي ملحوظ رکھنا چاهئے اور هر حال میں مشہور قرأت هي کو ترجیح حاصل هے قطع نظر اس کے ایت مذکور میں قرن بالفتح قاف سے نقصان هي کیا هے؟ ضروریات کے لئے باهر نکلنے کا عدم جواز اس حالت میں بھی ثابت نہیں هوتا جیسا که آگے ثابت هوگا - پہلے ایک روایت نقل کر دینا مناسب معلوم هوتا هے ؟ وه یهه که حضرت سوده

رضي اللہ تعالیٰ عنہا حکم حجاب کے بعد حاجت کے لئے باھر تشریف لے گئیں ' راستہ میں حضرت عمر رضي اللہ تعالي عنہ ملے ' انھوں نے ٹوکا اور کہا سودہ خدا کي قسم تم اب بھي ھم سے چھپي ھوئي نہیں ھو ' تم اب کیوں باھر آئیں ؟ یہہ سن کر حضرت سودہ واپس تشریف لے آئیں - اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم حضرت عائشہ رضي اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رات کا کھانا تناول فرما رھے تھے ' ھڈي آپ کے دست مبارک میں تھي - حضرت سودہ اندر آئیں اور آپ سے عرض کي یا رسول اللہ میں ضرورت سے باھر گئي تھي لیکن عمر نے مجھہ سے یہہ کہا - آپ پر وحي آئي ' جب وہ حالت رفع ھو گئي تو آپ نے فرمایا تم کو ضروریات کے لئے باھر جانے کي اجازت ھے -

قرآن سے باھر جانے کا ثبوت

اس روایت سے دو باتیں ثابت ھوتي ھیں ' اول یہہ کہ دوسري قرأت قرن بالکسر قاف والي صحیح نہیں ' دوسري یہہ کہ عورتیں ضروریات کے لئے باھر جا سکتي ھیں - لیکن یہہ ایک خارجي دلیل ھے ' اگر یہہ روایت ھم تک نہ پہنچتي تو اس آیت کي موجودگی میں ضروریات کے لئے عورتوں کے باھر جانے کا جواز کس طرح ثابت ھوتا ؟ اس کے لئے خود قرآن مجید میں متعدد آیتیں موجود

هیں جن میں عورتوں کو باهر جانے کے آداب تعلیم فرمائے گئے هیں - مثلاً

(۱) مؤمنات سے کہہ دو کہ اپني نظریں نیچي رکھا کریں -

(۲) اور اپني زینت نہ ظاهر کیا کریں -

(۳) اور اپنے پیر اس طرح نہ مارا کریں کہ ان کا پوشیدہ زیور . معلوم هو جائے -

(۴) اپنے اوپر چادریں ڈال لیا کریں کہ یہہ ان کے لئے موجب شناخت هوا کرے گا تو ان کو کوئي ایذا نہ دے گا -

(۵) جاهلیت اولیٰ کي طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتي پھریں -

احکام نمبر ۴ و ۵ کي مخاطب اول ازواج مطهرات هي هیں -

اگر عورتوں کا گھروں کي چار دیواري میں مقید رهنا ضروري تھا تو باهر نکلنے کے آداب تعلیم فرمانے کي ضرورت نہ تھي - اس کے علاوہ خود آیت مذکور سے بھي ثابت نہیں هوتا کہ عورتیں گھروں میں بند رهیں اور ضروریات

کے لئے باهر نہ آیا جایا کریں چنانچہ پوري آیت
یہہ ہے :—

و قرن في بیوتکن و لا تبرجن تبرج
الجاهلیة الاولی

اور اپنے گھروں میں ٹھہري رہو اور جاهلیت اولی کي طرح
اظہار تجمل نہ کرتي پھرو -

[س ۳۳ : ۳۳

اس آیت سے صاف ظاهر ہے کہ قرار في البیوت کا حکم عدم تبرج کے مقابلے میں ہے - اگر عورتوں کا ضروریات کے لئے بھي باهر جانا ناجائز هوتا تو اس حکم کي ضرورت نہ تھي کہ جاهلیت اولی کي طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتي پھرو کیونکہ اگر عورتیں باهر نہ جائیں اور جائیں تو ڈولي وغیرہ میں بند هوکر تو عدم تبرج کا مقصد تو خود بخود حاصل هو جاتا ہے - پس آیت کا مطلب یہہ ہے کہ ضروریات کے سوا اس مقصد سے باهر نہ جاؤ کہ بناؤ سنگار دکھایا جائے - اس لحاظ سے پردہ اور عدم پردہ سے اس آیت کا کوئي تعلق نہیں رهتا اور اس تمام بحث کا نتیجہ یہہ ہے کہ عورتوں کا گھروں کي چار دیواري میں محصور رهنا اور ضروریات کے لئے بھي بغیر ڈولي وغیرہ کے باهر نہ نکلنا شرعي پردہ نہیں ہے؟ بلکہ عورتیں ضروریات کے لئے باهر نکل سکتي هیں -

عمل متواتر

عہد رسالت میں بھي تمام صحابہ کي عورتیں اور خود ازواج مطہرات و بنات طیبات حج کو تشریف لے جاتي تھیں ؛ جہاد میں مردوں کے ساتھہ سفر کرتي تھیں ؛ نماز کے لئے مسجد اور عیدگاہ جاتي تھیں ؛ شادي بیاہ میں دوسروں کے یہاں شریک ہوتي تھیں ؛ قضائے حاجت کے لئے گھروں سے باہر جاتي تھیں - صحابہ کي عورتیں وعظ و نصیحت سننے کو اور مسائل دریافت کرنے رسول خدا صلي الله علیہ و سلم اور ازواج مطہرات کي خدمت میں حاضر ہوتي تھیں - آنحضرت صلعم نے ہفتہ میں ایک دن مخصوص عورتوں کے لئے تعلیم و وعظ و نصیحت کے لئے مقرر فرما دیا تھا - اس کے علاوہ اپنے اعزا اور اقربا وغیرہ کے یہاں بھي مسلمان عورتیں ملنے کو جایا کرتي تھیں اور نخلستانوں میں کام کے لئے اور بازار میں خرید و فروخت کو اور گھر کے لئے ضروري چیزیں مثلاً پانی وغیرہ لینے بھی جاتي تھیں - یہہ سب آمد و رفت بلا ڈولي یا اور کسي پردےدار سواري کے ہوا کرتی تھي - مسلمان عورتوں کا یہہ طریقہ کل ممالک اسلامیہ میں سوا ہندوستان کے اب تک بھي رہا - موجودہ پردے کي تائید میں بعض روایتیں پیش کي جاتی ہیں - "عورت عورت ہے ؛ جب وہ نکلتي ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے" - "عورت الله سے اُس وقت بہت قریب ہوتي ہے جب

وہ گھر کے اندرونی حصہ میں ہوتی ہے" - "عورت گھر کی تاریکی میں نماز پڑھے" - "عورت شیطان کی شکل میں آتی ہے اور شیطان کی شکل میں جاتی ہے" - یہہ روایتیں عورتوں کے عام رواج کے مقابلہ میں کوئی درجہ نہیں رکھتیں - اول تو اُن کی روایتی حیثیت ہی صحت سے عاری ہے اور اگر روایتاً صحیح فرض کرلی جائیں تو یہہ اطمینان نہیں ہو سکتا کہ رسول خدا کے یہی اُلفاظ ہیں اور ان میں کمی بیشی نہیں ہوئی - دوسرے عمل متواتر ان کی تردید کر رہا ہے - اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کا یہی منشا ہوتا کہ عورتیں گھر سے باہر نہ جایا کریں اور نماز بھی پڑھیں تو گھر کی تاریکی میں تو کم از کم مدینہ میں تو عورتوں کا یہی طرز عمل ہوتا لیکن برخلاف اس کے خود عہد رسالت میں مسلمان خواتین عام اس سے کہ وہ کسی گھرانے کی ہوں ضروریات کے لئے برابر گھر سے باہر آتی جاتی رہیں اور رسول خدا نے کوئی ممانعت نہیں فرمائی - جب کہ آپ نے عام خواتین کا یہہ طریقہ جائز رکھا تو وہ منشاء آپ کا ہرگز نہیں ہو سکتا جو ان روایتوں سے سمجھا جاتا ہے کہ عورتیں گھروں میں قید رہیں -

غض بصر

رہ گئی دوسری بحث کہ اگر عورتیں باہر جائیں تو چہرہ چھپاکر جائیں یا چہرہ کھول کر ؟ جو اصحاب

کہ آخري صورت جائز سمجھتے ھیں وہ دو آیتوں سے استدلال کرتے ھیں - پہلي دلیل اُن کي یہہ ھے کہ خدا نے مردوں کو حکم دیا ھے کہ "اپني نظریں نیچي رکھا کریں" - ان کے نزدیک اس سے خدا کا منشاء یہہ ظاھر ھوتا ھے کہ عورتیں بے نقاب باھر نکلیں کیونکہ اگر عورتیں بے نقاب نہ ھوں تو مردوں کو نظریں نیچي رکھنے کا حکم غیر ضروري ھو جاتا ھے ؟ لیکن میرے خیال ناقص میں یہہ دلیل صحیح نہیں ھے - جس وقت یہہ حکم نازل ھوا ھے اس وقت لونڈیوں اور یہودي عورتوں کا بے پردہ پھرنا مسلم ھے اور خدا کو علم تھا کہ مسلمانوں کا ایسي اقوام سے بھي واسطہ پڑے گا جن کي عورتیں بے نقاب بلکہ نیم‌برھنہ باھر پھرتي ھیں - اس وجہ سے مسلمان عورتوں کا بے نقاب باھر پھرنا اس آیت سے ثابت نہیں ھوتا - دوسري بات قابل لحاظ یہہ بھي ھے کہ کیا عام طور سے غیر متشرع اور بظاھر متشرع حضرات نقاب پوش عورتوں کے بعض بعض حصۂ جسم پر نظریں جما کر اور چال ڈھال کي دلکشي سے لطف اندوز نہیں ھوا کرتے اور ان کي نگاھیں یہہ کوشش نہیں کرتیں کہ نقاب یا گھونگھٹ ھٹ جائے تو چھرے کي جھلک دیکھہ لیں ؟ اس لئے غض بصر کي ھر حال میں ضرورت ھے خواہ عورتیں بے نقاب ھوں یا نہ ھوں اور پردہ و عدم پردہ سے اس آیت کا کوئي تعلق نہیں ھے -

اظہار زینت

دوسری دلیل یہہ آیت ہے :

و لا یبدین زینتہن الا ما ظہر منہا

اور اپنی زینت نہ ظاہر کیا کریں لیکن جو اس میں سے
ظاہر ہو جائے -

[س ۲۴ : ۳۱

اس آیت کے متعلق دو بحثیں ہیں ایک تو یہہ کہ زینت سے زینت ہی مراد ہے یا مقامات زینت مراد ہیں - ایک فریق کا خیال ہے کہ محض زینت؟ دوسرے کا خیال ہے مقامات زینت - میں پہلے خیال کا مؤید ہوں اور خدا کے الفاظ میں ترمیم و اضافہ پسند نہیں کرتا - اگر ہر شخص اپنے اثبات مدعا کے لئے الفاظ قرآنی میں ترمیم و اضافہ کر لیا کرے تو قرآن کلام خدا نہیں رہتا بلکہ بازیچۂ اطفال ہو جاتا ہے؟ اور اس طرح ہر شخص جو مسئلہ چاہے قرآن کے کچھہ الفاظ گھٹا بڑھا کر ثابت کر دے - اس لئے میرے نزدیک زینت سے مقامات زینت سمجھنا نری زبردستی ہے - اگر خدا کا مقصد مقامات زینت چھپانے سے تھا تو وہ خود فرما سکتا تھا اور مقامات بھی متعین فرما دیتا کہ فلاں فلاں حصۂ جسم مقام زینت ہے - اس بات کی ضرورت نہ تھی کہ بعد میں کوئی فقیہہ

یا مجتہد صاحب اپنے قیاس و رائے سے اضافہ فرمائیں ـ کسي قوم میں مقام زینت سر بھي ھے؟ کان بھي ھے؟ ناک بھي ھے؟ گلا بھي ھے؟ سینہ بھي ھے؟ ھاتھہ کي اُنگلیاں بھي ھیں؟ اور بازو بھي ھیں؟ اور پیر بھي ھے؟ اور پیروں کي اُنگلیاں بھي ھیں؟ اور کسي قوم میں سواء گلے کے اور کوئي عضو مقام زینت نہیں ھے ـ جو لوگ پردہ پر اس آیت سے استدلال کرتے ھیں یہہ انھیں کي ایجاد ھے کہ اس میں زینت سے مقامات زینت مراد ھیں ـ کیا وہ لوگ اس بات کي اجازت دیتے ھیں کہ جن اقوام میں مقام زینت صرف گلا ھے وہ صرف گلا چھپا لیا کریں اور کسي حصۂ جسم کے چھپانے کي مثلاً سر یا چھرہ کي ان کو ضرورت نہیں ھے؟ میرے نزدیک مقامات زینت کھلے کي ضرورت بھي نہیں تھي؟ جو عورت اپنے کانوں کا گلے کا بازؤں کا اور ھاتھوں کا زیور یا رنگین لباس چھپائے گي تو مقامات زینت خود چھپ جائیں گے ـ

دوسری بحث یہہ ھے کہ ما ظھر منھا میں چھرہ داخل ھے یا نہین؟ ایک خیال یہہ ھے کہ چھرہ داخل نہیں دوسرا خیال یہہ ھے کہ چھرہ اور دونوں ھاتھہ پہنچوں تک داخل ھیں ـ لیکن الفاظ قرآني دونوں تفسیروں پر دلالت نہیں کرتے ـ یہہ بالکل زائد از قرآن باتیں ھیں ـ

قرآني الفاظ کا صرف اس قدر مطلب هے کہ عورتیں بجز ان اشخاص کے جن کي اجازت هے اور سب مردوں سے زینت و آرائش چھپایا کریں - اگر اتفاقیہ یا ضرورت و مجبوري سے کچھہ زینت و آرائش ظاهر هو جایا کرے تو کوئي حرج نہیں هے اس میں چہرے کا چھپانا یا نہ چھپانا کسي طرح داخل نہیں هو سکتا - اگر ایک عورت اپنے ملکي یا قومي رواج یا مصالح کي وجہ سے یا کسي مذهبي خیال یا شرم و ناموس کي بنا پر چہرہ چھپاتي هے لیکن ضرورتاً مثلاً خرید و فروخت کے موقع پر کسي چیز کے لینے میں هاتھوں کي چوڑیاں یا کنگن وغیرہ اور انگوٹھي چھلے کھل جاتے هیں یا پیروں کا زیور چلنے میں ظاهر هو جاتا هے یا رنگین ڈوپٹہ یا لہنگا یا سایہ یا پاجامہ کا کچھہ حصہ هوا سے کھل جاتا هے یا کوئي غریب شریف عورت هے اس کے پاس اتني وسیع چادر یا برقعہ نہیں هے کہ پیروں تک اپنا بدن چھپا سکے اور کچھہ حصہ اس کے رنگین لباس کا ظاهر هو جاتا هے تو اس آیت کا صرف اس قدر منشا هے کہ وہ عورت قابل الزام نہیں هے ؟ اس سے یہہ لازم نہیں آتا کہ وہ چہرہ یا هاتھہ کھلے رکھے اگر کوئي عورت اس قدر احتیاط کرتي هے کہ هاتھہ پیر کا زیور بھي ظاهر نہیں هونے دیتي بلکہ هاتھوں میں دستانے پہن کر نکلتي هے کہ اگر هاتھہ نکالنے کي ضرورت هو تو انگلیاں بھي نظر نہ آئیں تو وہ اس احتیاط

میں پورا اختیار رکھتی ہے کیونکہ کسی کام کی اجازت سے اس کے خلاف کرنے یا اس اجازت سے خواہ نخواہ فائدہ اُٹھانا لازمی و ضروری نہیں ہو جاتا اور جب کہ یہہ کہا جائے کہ اس کام میں کوئی حرج نہیں ہے تو اس کا یہہ مطلب بھی نہیں ہوتا کہ ضرورت و بلا ضرورت بے احتیاطی ہی کی جائے – آیت زیر بحث کا مضمون اسی قسم کا ہے اس لئے اس آیت سے چہرہ کھولنے کا استدلال کسی طرح صحیح نہیں – اسی طرح اس آیت سے چہرہ چھپانے کا بھی استدلال نہیں ہو سکتا – اگر کوئی عورت کان، گلا، بازو، پہنچے، اور پیر چھپاتی ہے جس میں وہ زیور پہنے ہوئے ہے اور اپنا رنگین لباس چادر یا برقعہ وغیرہ سے ڈھانپ لیتی ہے لیکن چہرہ کھلا رکھتی ہے کیونکہ اس کے یہاں قومی یا ملکی ضرورت یا مصالح چہرہ چھپانے پر مجبور نہیں کرتے نہ اس کی قوم یا ملک یا شہر یا قصبے میں رواج ہے تو آیت زیر بحث میں کوئی لفظ نہیں ہے جو چہرہ چھپانے پر دلالت کرتا ہو – بعض لوگ یہہ کہتے ہیں کہ آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے وہ بھی ایک زینت ہے اس لئے چہرہ چھپانا چاہئے - اس دلیل سے اول تو صرف آنکھوں تک گھونگھٹ نکالنے کا ثبوت ہوتا ہے، دوسرے اگر عورت آنکھیں نیچی کرکے باہر جائے گی جیسا اس کو حکم ہے تو سرمہ نظر نہیں آ سکتا – تیسرے اگر عورت

آنکھیں نہ چھپائے ما ظهر منها میں آ جائیں گی -
چوتھے اگر آنکھوں میں سرمہ نہ ہو تو پھر تو چہرہ کھولنے کی اجازت دے دی جائے گی؟ غرضکہ اس آیت سے نہ تو چہرہ کھولنے کا ثبوت ہوتا ہے نہ چہرہ چھپانے کا؟ اس لئے پردہ کی بحث سے یہہ آیت بھی غیر متعلق ہے -

سوال پس پردہ

جو اصحاب منہہ چھپاکر باہر نکلنے کی ضرورت سمجھتے ہیں وہ آیت ذیل سے استدلال کرتے ہیں :

و اذا سالتموهن متاعاً فسئلوهن من
وراء حجاب ⊙

اور جب تم (ازواج پیغمبر) سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے
پیچھے سے مانگو -

[س ۳۳ : ۵۳

تعجب ہے کہ اس آیت سے کس طرح پردے پر استدلال کیا جاتا ہے - اوپر جو دو سوال درج کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کا بھی جواب اس آیت میں نہیں ہے - اس میں صرف ایک معاشری مسئلہ تعلیم کیا گیا ہے - آداب معاشرت اور تہذیب کا ایک ضروری اور لازمی جزو یہہ بھی ہے کہ اپنے پیغمبر یا امام و پیشوا کی ازواج سے جو چیز مانگی جائے وہ پس پردہ مانگی جائے بلکہ جو

خواتین اپنے ملکي یا قومي رواج یا کسي مذهبي خیال سے پردہ کرتي هیں ان سے بهي جو سوال کیا جائے وہ پس پردہ کیا جائے اور جو عورتیں پردہ نہیں کرتیں ان کے گھروں میں بهي بلا اجازت داخل هونا مذهب و اخلاق اور تہذیب کي رو سے ممنوع هے یہاں تک کہ اپنے اعزا و اقربا کے گھروں مین بهي بلا اجازت جانا معیوب هے کیونکہ گھروں میں عورتیں عموماً متخلع بالطبع هوتي هیں، اگر اجازت دے دي جائے تو پهر بےتکلف گهر میں جا سکتے هیں، چنانچہ اسي آیت میں اذن کے بعد اندر آنے کي اجازت هے اور ایک آیت اور هے

یا ایها الذین آمنوا لا تدخلوا بیوتاً
غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا و تسلموا
علیٰ اهلها - ذلکم خیر لکم لعلکم
تذکرون ⊙

اے ایمان والو ! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں جب
تک اجازت نہ لو اور گھروالوں کو سلام نہ کرو داخل
نہ هو - یہہ تمہارے حق میں بہتر هے تاکہ تم
نصیحت حاصل کرو -

[س ۲۴ : ۲۷

اِجازت کے بعد پردہ کرنے والي هیں وہ چھپیں‌گي اور جو پردہ نہیں کرتي هیں وہ نہ چھپیں‌گي — اس وقت

ان سے بالمشافہ سوال کیا جا سکتا ہے - غرض پردہ کی بحث سے یہہ آیت بھی خارج ہے -

ادناء جلباب

ایک آیت اور ہے جس سے حامیان پردہ استدلال کرتے ہیں - وہ آیت حسب ذیل ہے :

یا ایہا النبي قل لازواجک و بناتک و نساء المؤمنین یدنین علیہن من جلابیبہن - ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین - و کان اللہ غفوراً رحیما ⊙

اے پیغمبر ! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مؤمنوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی چادریں اوڑھہ لیا کریں - یہہ امر اُن کے لئے موجب شناخت ہوا کرےگا تو اُن کو کوئی ایذا نہ دےگا - اور خدا بخشنے والا مہربان ہے -

[س ٣٣ : ٥٩

اس آیت کے معنی و تفسیر میں بہت تکلفات کئے جاتے ہیں ؟ ایک تو لفظ ادناء پر بحث کی جاتی ہے کہ اس کے اصلی معنی قریب کرنے کے ہیں ؟ پھر قریب کرنے کے معنی لٹکانے کے لئے جاتے ہیں اور لٹکانے سے

گھونگھٹ کا لٹکانا مراد لیا جاتا ھے - صاف ظاھر ھے کہ یہہ نرا تکلف ھي تکلف ھے - اگر ادناء کے اصلي معني قریب کرنے کے ھیں تو چادر بغل میں داب لي جائے جب بھي قریب ھو جائےگي اور اگر شانہ پر ڈال لي جائے جب بھي قریب ھو جائےگي اور اگر پاس رکھہ لي جائے تب بھي قریب ھو جائےگي ؟ اس لئے قریب کرنے کے معني لٹکانا لیا جانا پھر گھونگھٹ کا لٹکانا مراد لینا بالکل بےمعنی باتیں ھیں - صاف و سیدھے معني جو موقع و محل کے بالکل مناسب ھیں وہ یہي ھو سکتے ھیں کہ چادریں اپنے اُوپر ڈال لي جائیں اور اردو محاورے کے مطابق یوں ترجمہ کیا جائےگا کہ اوڑھہ لي جائیں خواہ گھونگھٹ نکالا جائے یا نہ نکالا جائے؟ تعمیل حکم دونوں صورتوں میں ھو جاتي ھے - دوسرے لفظ جلباب پر بحث کي جاتي ھے - ایک مضمون‌نگار صاحب تحریر فرماتے ھیں کہ :

اس آیت میں بے پردگي کے حامی لفظ جلباب کي خوب کھینچا تاني کیا کرتے ھیں حالانکہ اس میں کوئي بھي ایسي بات نہیں جس میں کوئي مشکل پیش آئے مگر کج‌روی کا کیا علاج ؟ جلباب لفظ جلب سے ھے جو بحیثیت اسم جُلب و جِلب دونوں طرح سے پڑھا جاتا ھے اور

اس کے معنی رلت کی تاریکی اور بے آب بادل
کے ہیں اور بحیثیت فعل جَلب کے معنی
کھینچنے کے ہیں، اس لحاظ سے دہلی کی زبان
میں اس کے معنی اس اندھیری کے ہوئے جو
بہشتی گھروں میں آتے وقت اپنے منھہ پر ایک
لال رنگ کا کپڑا ڈال لیا کرتے ہیں تاکہ گھر
کی عورتوں کو گھر میں جا کر چھپنے کی ضرورت
نہ ہو - یہہ اندھیری منھہ پر ڈالی جاتی ہے نہ
کمر پر اور جب یہہ لفظ عورتوں کے لئے استعمال
ہوتا ہے تو اس کے معنی اس کپڑے کے ہوتے
ہیں جس سے منھہ پر اندھیرا کیا جائے یا اسے
سر پر کھینچکر ڈال لیا جائے - اِسے ہندوستان
کی زبان میں برقعہ کہتے ہیں -

فاضل مضمون‌نگار نے ثبوت بہت اچھا پیش کیا کہ
حامیان بےپردگی خوب کھینچا تانی کیا کرتے ہیں اور
یہہ مسئلہ بھی صاف کر دیا کہ درحقیقت اس فتوے کا
مستحق کون ہے - مجھے اس پر ایک قصہ یاد آیا کہ
ایک لالہ صاحب کسی رئیس کے یہاں گھر کا حساب
کتاب لکھنے پر ملازم تھے وہ بجائے گوشت کے ہر جگہ
خاک لکھا کرتے تھے، جب رئیس کے سامنے پہلی مرتبہ
حساب پیش ہوا تو اُنھوں نے دیکھا کہ خاک ۸ آنہ ؟

خاک ۱ روپیہ، خاک ۲ آنہ، خاک ۴ آنہ، لکھا ہوا ہے - وہ دیکھہ کر سخت حیران ہوئے کہ باورچي خانہ میں خاک کس کام کے لئے آتي ہے ؟ لالہ صاحب سے دریافت کیا کہ یہ خاک کیا بلا ہے کس نے منگوائي کس غرض سے آئي اور کیسي خاک ہے؟ تو لالہ صاحب نے فرمایا حضور خاک کا الٹا کاخ، کاخ کہتے ہیں محل کو، محل کا الٹا لحم، لحم کہتے ہیں گوشت کو - اگر انصاف سے دیکھا جائے تو بہ نسبت فاضل مضمون‌نگار کے لالہ صاحب کے سمند تخیل نے زیادہ باقاعدگي سے خرام ناز کیا ہے - فاضل مضمون‌نگار کو بہت زیادہ کھائیاں اور خندقیں کودنا پڑي ہیں تب کہیں جاکر برقعہ تک ان کي رسائي ہوئي ہے - میں اپنے مضمون کو زیادہ خندہ آفریں بنانا نہیں چاہتا اس لئے اصل موضوع کي طرف رجوع کرتا ہوں - لغت میں جلباب کے معني خواہ وہ جُلب چِلب سے بنا ہو یا جَلب سے اُس وسیع چادر کے ہیں جو سب کپڑوں کے اُوپر اُوڑھي جاتي ہے اور قرآن کے الفاظ یدنین علیہن من جلابیبہن (اپنے اُوپر اپني چادریں اُوڑھہ لیا کریں) کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں - ایک قول یہہ ہے کہ چادریں اُوڑھہ کر منہہ چھپا لیا جائے اور صرف ایک آنکھہ کھلي رکھي جائے، دوسرا قول یہہ ہے کہ نصف چہرہ چھپا لیا جائے، تیسرا قول یہہ ہے کہ پیشاني اور ناک سے نیچے کا حصہ چھپا لیا جائے

اور دونوں آنکھیں کھلي رهیں ؟ چوتھا قول یهه هے که سر اور گلے کي هنسلي چھپا لي جائے اور چہرہ کھلا رکھا جائے - یهه اختلاف صرف اِس بنا پر هے که الفاظ قرآني کسي بات پر دلالت نهیں کرتے؟ جس کے نزدیک جو طریقه مناسب تها وهي اس نے بطور تفسیر بیان کر دیا - اگر چهرہ کهلا رکھا جائے اور تمام جسم اور سر چادر سے چھپا لیا جائے تو خدا کے حکم کي تعمیل هو جاتي هے ؟ چنانچه مجاهد نے جو امام مفسرین کهلاتے هیں یهه تفسیر کي هے که چادریں اوڑهه کر امتیاز پیدا کر لیا جائے ؟ وہ منهه چھپانے یا نه چھپانے کا کچهه ذکر نهیں کرتے - یهه تفسیر بالکل الفاظ قرآني کے مطابق هے ؟ کیونکه حکم صرف امتیاز پیدا کرنے کے لئے هے که مسلمان عورتیں اس طبقه کي عورتوں سے ممتاز هو جائیں جن کو شریر و نامهذب لوگ چھیڑتے هیں اور اس سے خداے تعالی کا جو منشاء هے وہ یهه معلوم هوتا هے که مسلمان عورتیں ان عورتوں میں شامل نه هوں جن کو بدمعاش لوگ چھیڑنے کي جرأت کرتے هیں اور اپنا چال چلن طریقه اور وضع قطع ایسي رکھیں که کسي کو ان کے چھیڑنے کا خیال نه هو - اگر کسي زمانه میں یا کسي ملک میں بجائے جلباب کے شریف و نیک چلن خواتین کا اور کوئي لباس هو جس سے وہ بدنام طبقه کي عورتوں سے ممتاز رهتي هوں تو وهي لباس خواہ اس سے منهه چھپتا هو یا نه چھپتا هو پهننا ضروري هوگا ؟

کیونکہ مقصد یہی بیان کیا گیا ہے کہ ان یعرفن فلا یوذین (وہ شناخت کر لی جائیں تو کوئی چھیڑے نہیں)؟ اور اگر کسی زمانہ میں یا ملک میں یہ علت جس کی بنا پر جلباب اوڑھنے کا حکم دیا گیا ہے موجود نہ ہو تو یہہ حکم بھی باقی نہ رہے گا؟ بلکہ اگر علت بھی موجود ہو اور اسی زمانہ میں کسی وقت یہہ خطرہ نہ ہو تو اس وقت بھی اس حکم کی تعمیل ضروری نہ ہوگی - اس صورت میں اس آیت کا بھی پردہ سے کوئی تعلق باقی نہیں رہتا - غرض یہہ کہ قرآن مجید سے نہ تو یہہ ثابت ہوتا ہے کہ عورتیں گھر سے باہر جائیں تو چہرہ چھپا لیا کریں نہ یہہ ثابت ہوتا ہے کہ چہرہ کھول لیا کریں - اس لحاظ سے یہہ مسئلہ صرف ایک تمدنی و معاشری مسئلہ رہ جاتا ہے - اگر ہماری قومی و ملکی ضرورتیں اور مصلحتیں مجبور کریں کہ عورتیں چہرے چھپاکر باہر نکلا کریں تو چہرہ چھپا لیا جائے اور اگر عورتوں کے چہرے چھپانے کی ضرورت نہ سمجھی جائے تو چہرہ کھول کر نکلا کریں - قرآن صرف فتنہ و فساد اور فحش و مکروہات کا مخالف ہے؟ ان سے تحفظ کی جس زمانے اور جس ملک میں جو تدبیر مناسب ہو وہ کی جائیں -

احادیث اور پردہ

احادیث کا مجھے جہاں تک علم ہے کوئی حدیث

موجود نهیں هے جس میں آنحضرت صلي الله علیه و سلم نے مسلمان عورتوں کو منهه چهپاکر باهر نکلنے کا حکم دیا هو یا اجازت دی هو؟ نه ایسی کوئي صحیح حدیث موجود هے جس میں عورتوں کو منهه کهول کر باهر نکلنے کا حکم دیا هو یا اجازت دي هو - اگر مسلمان عورتیں پردہ کرتي هوں تو ملکي رواج کے مطابق پردہ کرتي هوں گي؟ کیونکه عرب میں قبل اسلام سے پردے کا رواج تها اور اکثر قبائل کي عورتیں چهروں پر نقاب ڈالا کرتي تهیں؟ صرف بعض قبائل ایسے تهے جن کي عورتیں بے نقاب باهر پهرتي تهیں -

ابو داؤد میں ایک روایت هے جس سے ثابت کیا جاتا هے که آنحضرت نے عورتوں کو چهرہ اور پهنچوں تک دونوں هاتهه کهول کر غیر مردوں کے سامنے آنے کي اجازت دی هے - روایت یهه هے که جس کي راوي حضرت عائشه رضي الله عنها هیں که آنحضرت کي خدمت میں حضرت اسماء حاضر هوئیں؟ وہ باریک کپڑے پهنے هوئے تهیں - آنحضرت نے انهیں دیکهه کر منهه پهیر لیا اور فرمایا اے اسماء جب عورت بالغ هو جائے تو اس کے چهرے اور دونوں هاتهوں کے سوا اور کوئی حصه بدن کا ظاهر نه هونا چاهئے؟ لیکن یهه روایت بالکل نامعتبر هے کیونکه خالد بن دریک تابعي جو حضرت عائشه سے روایت کرتا

هے اس کا سماع حضرت عائشه سے ثابت نہیں ہے -
اس لئے یہه روایت منقطع ہے جو قطعی ناقابل لحاظ
ہوتی ہے -